Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۷ صفر ۱۳۹۲ھ، ۱۲ شہادت ۱۳۵۱ھش، ۱۲ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۸۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

"آج بھی حضور ایدہ اللہ کو ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص درد اور توجہ سے حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۱ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

شام کے وقت اکثر طبیعت ناساز ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۱ شہادت۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ۔

میری والدہ محترمہ (اہلیہ قریشی محمد نذیر صاحب فاضل ملتانی مرحوم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ) چند دنوں سے لاہور میں شدید بیمار ہیں۔ انہیں بلڈ پریشر کی تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(محمد رشید قریشی ابن قریشی محمد نذیر صاحب فاضل مرحوم)

درخواستِ دعا

(محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

برادرم مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کا پتّے کا اپریشن میو ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے اپریشن کو کامیاب کرے۔ اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے انہیں محفوظ رکھے۔
مرزا منور احمد

گیمبیا میں احمدیہ نصرت ہائی سکول کی شاندار افتتاحی تقریب

وزیرِ تعلیم الحاج ابراہیم جاہمپا نے افتتاح فرمایا اور جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو سراہا

احمدی احباب کے علاوہ قریباً چار صد افریقی معززین کی شرکت

مکرم چودھری محمد شریف صاحب انچارج احمدیہ مشن گیمبیا نے بذریعہ تار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک شاندار تقریب میں ۱۷ مارچ ۱۹۷۲ء کو احمدیہ نصرت ہائی سکول گیمبیا کا افتتاح عمل میں آیا۔ احمدی احباب کے علاوہ چار سو کے قریب دیگر معززین نے اس تقریب میں شرکت کی۔ وزیرِ تعلیم و صحت آنریبل الحاج ابراہیم جاہمپا IBRAHIM JAHIMPA نے سکول کا افتتاح فرمایا۔ وزیرِ موصوف نے اپنی تقریر کے دوران جماعتِ احمدیہ کی خدمات کی بہت تعریف کی۔

اِس سکول کی شاندار عمارت احمدیہ مسلم مشن گیمبیا نے تعمیر کی ہے۔ اِس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے اپنے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء کو رکھا تھا۔ عمارت کی تکمیل پر ۲۰ ستمبر ۱۹۷۱ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سکول باقاعدہ جاری ہو گیا۔ اس سال سکول میں ایک ہی کلاس ہے جو اسّی طلباء پر مشتمل ہے جن میں سے ۲۰ طالبات ہیں۔

اِس سکول میں مکرم نسیم احمد صاحب ایم ایس سی پرنسپل کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ نگہت ناصر صاحبہ ایم ایس سی بھی طالبات کی نگرانی فرما رہی ہیں ۔۔۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس افتتاح کو بابرکت کرے اور مکرم پرنسپل صاحب اور انکی اہلیہ صاحبہ کو بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے اور اس سکول کو جلد اسلامی علوم کے پھیلانے کا مرکز بنا دے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

احباب جماعت کے لئے خوشخبری

احباب جماعت یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ قرآن مجید حمائل سائز (بطرز تیسیرنا القرآن) شائع ہو گیا ہے۔ حجم ۶۰۴ صفحات ہے۔ آفسٹ کاغذ پر نہایت عمدہ طباعت اور اعلیٰ درجہ کی جلد ہے۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ ہدیہ صرف چھ روپے ہے جو تقریباً لاگت ہی ہے۔ آج کل اتنی کم قیمت پر ایسی حمائل نہیں ملتی۔ کم قیمت اسلئے رکھی گئی ہے کہ دوست خود بھی خریدیں اور احباب کو تحفۃً بھی پیش کریں۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ مجموعی طور پر قرآن مجید منگوالیں۔ کیونکہ اس طرح خرچ کم پڑتا ہے۔ یہ بیش بہا تحفہ ادارۃ المصنفین ربوہ سے طلب فرماویں۔ لاہور کے احباب کی سہولت کے لئے الائیڈ سائنٹفک سٹور گنپت روڈ انارکلی میں قرآن مجید جملہ اقسام کا سٹور رکھوا دیا گیا ہے۔ احباب وہاں سے طلب فرماویں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ شہادت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کی بیان کردہ ایک تمثیل

جب اللہ تعالیٰ ضرورت زمانہ کے مطابق دنیا میں کوئی مامور مبعوث فرماتا ہے تو بظاہر لوگوں کی طرف سے دو قسم کا ردّ عمل ظہور میں آتا ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو اُس مامور کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں وہ اُس کی آواز پر سرے سے کان ہی نہیں دھرتے اور اُس کی دعوت کو جھٹلانے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی نیک فطرت کی وجہ سے مامور من اللہ کو شناخت کر لیتے ہیں۔ وہ اُس پر ایمان لا کر اس کے اعوان و انصار میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ابتداءً مامور من اللہ کا انکار کرنے والے زیادہ اور اس پر ایمان لانے والے تعداد میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ رفتہ رفتہ ایمان لانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور انکار کرنے والوں کی تعداد گھٹتی چلی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ زمانہ بھی آ جاتا ہے کہ ایمان لانے والے بلحاظ تعداد انکار کرنے والوں پر غالب آ جاتے ہیں۔ اور اس طرح مامور من اللہ کی بعثت کی اصل اور حقیقی غرض بہ تمام و کمال پوری ہو جاتی ہے۔

مامور من اللہ کی بعثت کے وقت بظاہر تو یہی دو گروہ ابھر کر سامنے آتے ہیں ایک ماننے اور قبول کرنے والوں کا گروہ اور دوسرے انکار کرنے والوں کا گروہ۔ لیکن جہاں تک ماننے اور قبول کرنے والوں کے گروہ کا تعلق ہے یہ درجہ اور مقام کے لحاظ سے کئی حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ گروہِ مومنین کی اس تقسیم کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے ایک بہت ہی پیاری اور لطیف تمثیل کے ذریعہ واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ انجیل میں مذکور ہے کہ ایک دن حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

"دیکھو ایک بیج بونے والا بیج بونے نکلا۔ بیج بوتے وقت کچھ دانے راہ کے کنارے گرے اور پرندوں نے آ کر انہیں چگ لیا۔ اور کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں ان کو بہت مٹی نہ ملی، گہری مٹی نہ ملنے کے سبب وہ جلد اُگ تو آئے لیکن جب سورج نکلا تو جل گئے اور جڑ نہ ہونے کے سبب سے سوکھ گئے۔ اور کچھ جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیوں نے بڑھ کر انہیں دبا لیا۔ اور کچھ اچھی زمین پر گرے اور پھل لائے۔ کچھ سو گنا کچھ ساٹھ گنا کچھ تیس گنا۔" (متی باب ۱۲ آیت ۳ تا ۹)

تمثیل خواہ کتنی ہی لطیف اور بصیرت افروز کیوں نہ ہو بہر حال تمثیل ہوتی ہے اور ہر ایک کے لئے اس کا سمجھنا آسان نہیں ہوتا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح علیہ السلام نے مذکورہ بالا تمثیل بیان فرمائی تو آپ کے بعض حواری اس کے اصل مفہوم کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ انہوں نے خود مسیح علیہ السلام سے ہی اس کی وضاحت طلب کی۔ اس پر آپ نے فرمایا:-

"(۱) جب کوئی بادشاہی کا کلام سنتا اور سمجھتا نہیں تو جو اس کے دل میں بویا گیا تھا اسے وہ شریر (یعنی شیطان) آ کر چھین لے جاتا ہے، یہ وہ ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا تھا۔ (۲) اور جو پتھریلی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا ہے اور فی الفور خوشی سے قبول کر لیتا ہے لیکن اپنے اندر جڑ نہیں رکھتا اور جب کلام کے سبب سے مصیبت آتی ہے یا ظلم برپا ہوتا ہے تو فی الفور ٹھوکر کھاتا ہے۔
(۳) اور جو جھاڑیوں میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا ہے لیکن دُنیا کی فکر اور دولت کا فریب اس کلام کو دبا دیتا ہے اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے۔
(۴) اور جو اچھی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا اور سمجھتا ہے اور پھل بھی لاتا ہے، کوئی سو گنا پھلتا ہے کوئی ساٹھ گنا کوئی تیس گنا۔"

(متی باب ۱۲ آیات ۱۸ تا ۲۳)

اس نہایت ہی لطیف تمثیل میں حضرت مسیح علیہ السلام نے مامور من اللہ کو بیج تقسیم کرنے والا قرار دیا ہے اور بتایا ہے جس طرح بعض بیج کھیت سے باہر گر کر ضائع ہو جاتے ہیں اسیطرح بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ مامور من اللہ کی باتیں ان کے کانوں میں تو پڑتی ہیں لیکن ان پر ان کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا وہ الٹا مخالفت پر آمادہ ہو کر اپنے آپ کو خسران مبین میں مبتلا کر لیتے ہیں۔ اس کے بالمقابل مسیح علیہ السلام نے تین قسم کے گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ تینوں قسم کے لوگ وہ ہیں جو ایمان لے آتے ہیں لیکن اُن میں سے بھی پہلی دو قسم کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو ایمان لانے کے باوجود اُس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے البتہ تیسری قسم کے لوگ حقیقی مومن ہوتے ہیں اور ایمان کے طیب و شیریں ثمرات انہیں کے حصہ میں آتے ہیں۔

اِس سے معلوم ہوا کہ مامور من اللہ پر ایمان لانے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں **ایک** وہ جن کے ایمان کی مثال اس بیج کی ہوتی ہے جو پتھریلی زمین میں بویا گیا گہری مٹی نہ ملنے کے سبب وہ جلد اُگ تو آیا لیکن سورج کی تپش برداشت نہ کر سکا اور جل گیا۔ ایسے ظاہری ایمان والے بالعموم ابتلاؤں کے پیش آنے پر ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور ایمان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں **دُوسرے** وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی مثال اُس بیج کی ہوتی ہے جو جھاڑیوں میں گرتا ہے۔ جھاڑیاں اسے اپنے نیچے دبا لیتی ہیں اور وہ پورے طور پر پنپتا نہیں۔ ایسے ایمان والے بھی ایمان لانے کے باوجود بے نصیب ہی رہتے ہیں اس لئے کہ دنیا کی فکر اور دولت کے فریب کا خار زار ان کے ایمان کو پنپنے نہیں دیتا ان کا ایمان لانا یا نہ لانا برابر ہوتا ہے۔ **تیسرے** وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے ایمان کی مثال اُس بیج کی سی ہوتی ہے جو اچھی زمین پر گرتا ہے اور خوب پھلتا پھولتا ہے حتیٰ کہ سو گنا پھل لاتا ہے۔ ایسے حقیقی مومن نہ صرف خود ایمان کے طیب و شیریں ثمرات سے بہرہ ور ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی ان سے متمتع کرتے ہیں۔

اس تمثیل کے ذریعہ حضرت مسیح علیہ السلام نے باور کرایا ہے کہ مامور من اللہ پر محض ایمان لے آنا اور زبان سے اس کے من جانب اللہ ہونے کا اقرار کر لینا کافی نہیں ہوتا اس کے لئے عملی تصدیق ضروری ہوتی ہے۔ جب تک ایمان کے بیج کی اعمال صالحہ کے پانی سے آبیاری نہ کی جائے اس وقت تک وہ بیج نشوونما نہیں پاتا اور نہ پھل لاتا ہے۔ جس ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اسیطرح جو ایمان لانے اور ایک حد تک اُس کے عملی تقاضے پورے کرنے کے بعد دنیوی خواہشات کے خار زار میں پھنس کر عملی تقاضوں سے غافل ہو جاتے ہیں ان کا ایمان انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ ایمان کے ثمرات سے وہی متمتع ہوتے ہیں اور انہیں کا ایمان سو سو گنا پھل لاتا ہے جو اپنے ایمان کی اعمالِ صالحہ کے پانی کے ساتھ آبیاری کرتے اور اسے پروان چڑھاتے رہتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو حقیقی مومن کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں اور انہیں کے حق میں فتح و نصرت اور غلبہ کے خدائی وعدے پورے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ گو ابتداء میں تھوڑے ہوتے ہیں لیکن ان کا بالآخر غالب آنا آسمان پر مقدر ہوتا ہے۔ اور وہ بہر حال غالب آ کر رہتے ہیں۔

فلک کا یہ تقاضا ہے کہ تُو سدرہ نشیں ہو جا

سراپا آرزو بن کر دلوں میں جاگزیں ہو جا
اُخوّت کا قریں ہو جا، محبّت کا امیں ہو جا

ترے جوہر ہیں خودداری و غیرت اور فداکاری
کرے خود جستجو جس کی جہاں ایسا نگیں ہو جا

یہ تیرا دل بنا ہے کیوں کسی کے حُسن کا شیدا
جو محبوبِ زمانہ ہو، تو خود ایسا حسیں ہو جا

تجھے وہ نور بخشا ہے جو روشن تر جہاں سے ہے
ستارے جس سے شرمائیں تو وہ روشن جبیں ہو جا

تأمّل کیوں ہے امجدؔ مائلِ پرواز ہونے میں
فلک کا یہ تقاضا ہے کہ تُو سدرہ نشیں ہو جا

(یعقوب امجد کھاریاں چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی بائیسویں سالانہ کانفرنس

ملک کے طول وعرض اور ہمسایہ ممالک ڈھومی اور گھانا سے ۵۰۰ نمائندگان کی شرکت۔

مبلغین سلسلہ اور دوسرے سرکردہ احمدی افراد کی تقاریر۔ پاکستانی ہائی کمشنر ڈاکٹر ایس ایم قریشی کا خطاب

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کانفرنس سے متعلق خبروں کی اشاعت

(از مکرم مولوی منیر احمد صاحب عارف مبلغ نائیجیریا مغربی افریقہ)

(۲)

دوسرا اجلاس

آج کا دوسرا اجلاس کھانے اور ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد جناب ایس ادیکری پریذیڈنٹ جنرل احمدیہ مشن نائیجیریا کی صدارت میں شروع ہوا اس اجلاس میں تمام تقاریر مبلغین سلسلہ کی رکھی گئی تھیں۔ سب سے پہلے جناب الحاج مولوی روشن دین احمد صاحب مبلغ انچارج مغربی نائیجیریا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں دربارہ ظہور مہدی و مسیح کے عنوان پر انگریزی زبان میں عالمانہ خطاب فرمایا۔

دوسری تقریر خاکسار (منیر احمد عارف) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات" کے موضوع پر کی۔

تیسری تقریر ہمارے کانو کے لوکل مشنری جناب معلم ابراہیم بیچی نے "ختم نبوت قرآن کریم حدیث نبوی اور علماء سلسلہ کے اقوال کی رو سے" کے عنوان پر کی۔ آپ کی یہ تقریر شمالی نائیجیریا کی زبان ہاؤسا میں تھی اور نہایت عالمانہ اور پرزور دلائل پر مشتمل تھی۔

چوتھی تقریر الفا اے، جے، بادا کی تھی۔ جنہوں نے نائیجیریا کی مشرقی ریاستوں میں جماعت کے مشن کے حالات خاص تفصیل سے بیان کئے۔ آخری تقریر الحاج بی بی بالوگون" نے قرآن کریم کی پیشگوئیاں کے موضوع پر یوربا زبان میں کی۔

تیسرا دن

آج کانفرنس کا آخری روز تھا اور اس میں صرف ایک ہی اجلاس تھا یہ آخری اجلاس صبح ۹ بجے نائیجیریا کے ایک قابل ومشہور قانون دان جناب جسٹس بنیامین کینظیم جج لیگوس ہائی کورٹ کی صدارت میں شروع ہوا عزیزم زکریا اسماعیل انوری کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد جناب صدر صاحب نے اپنی مختصر اور صدارتی تقریر میں جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے انہیں یہ اعزاز بخشا ہے اور انھوں نے جماعت کی اسلامی تبلیغ و ترقی کی کوششوں کو نہایت عمدہ الفاظ میں سراہا۔

اس اجلاس میں بعض نہایت اہم تقاریر رکھی گئی تھیں۔ پہلی تقریر جناب معلم وزیری عبد نے "قرآن کریم کے الٰہی ماخذ" کے عنوان پر کی۔ آپ نے قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ دجالی فتنوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم بطور علاج عطا فرمایا ہے۔

دوسری اہم تقریر ہز ایکسیلینسی ڈاکٹر ایس، ایم قریشی ہائی کمشنر پاکستان نے "ہندو پاکستان کا مختصر" کے اہم موضوع پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا پاکستان دنیا کی ایک اہم اسلامی مملکت ہے جو اسلام کی ہی بنیاد پر قائم ہوئی۔ اس کا المیہ تمام عالم اسلام کا المیہ ہے اور حالیہ واقعات پر ہر درد مند مسلمان کے دل کا خون ہونا ایک لازمی بات ہے۔ تقریر کی ابتداء میں آپ نے فرمایا کہ اس وقت ایک مسلمان کی حیثیت سے مسائل کو کسی لگی لپٹی کے بغیر اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے پیش کر رہا ہوں تاکہ انہیں حقیقت حال کا علم ہو سکے بعدہٗ آپ نے بڑے ہی پر اثر انداز میں قیام پاکستان کا پس منظر اور ابتدا سے پیش آنے والے واقعات اور بالخصوص مشرقی پاکستان کے مسائل اور حالات بڑی تفصیل سے بیان کئے اور مشرقی پاکستان نے قیام پاکستان کے بعد ہر جہت سے جو نمایاں ترقی کی ہے اسے بڑی تفصیل سے بیان کیا اور ثابت کیا کہ بعض مغربی ممالک اور بالخصوص سوویٹ یونین شروع سے پاکستان کے خلاف رہے۔ کیونکہ یہ ملک مذہب اسلام کی اساس پر قائم ہوا تھا جو ان ممالک کے نظریات سے ٹکراتا تھا اس لئے ہندوستان کے ساتھ مل کر ان ممالک نے پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش کی اور پاکستان کو زبردست نقصان پہنچانے میں وقتی طور پر کامیاب ہو گئے۔ لیکن آپ نے اس یقین کا نہایت جوش سے اظہار کیا کہ پاکستان کو جو ایک نظریہ ہے کبھی ختم نہیں کیا جا سکے گا اور پاکستان آخر کار اپنے مسائل پر قابو پانے میں کامیاب ہوں گے انشاء اللہ۔ آپ کی تقریر کے خاتمہ پر سامعین نے نعرہ ہائے تحسین بلند کئے اور بار بار پاکستان زندہ باد کے نعرے لگا کر اپنے دلی جذبات عقیدت اور یگانگت کا اظہار کیا۔ جناب ہائی کمشنر صاحب کے پرجوش خطاب کے بعد برادرم الیم، الیم حبیب نے "اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا" کے موضوع پر عالمانہ تقریر کی اور قرآن کریم کی آیات اور واقعات ودلائل سے اپنے موضوع کو نہایت عمدگی سے ثابت کیا۔

آخری تقریر عبد السلام اولاٹنڈے نے "مسلمانوں کا زوال اور اس کا روحانی علاج" کے اہم موضوع پر نہایت پرجوش و پر اثر انداز میں فرمائی۔ آپ نے پہلے ابتدائے اسلام سے زوال کے بعض محرکات و موجبات بیان کئے اور زمانہ حال تک کے پیش آنے والے بعض المیہ واقعات پیش کرنے کے بعد بتایا کہ اسلام کی ترقی اب احمدیت کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے اس لئے اگر مسلمان اپنی حالت بہتر بنانا چاہتے ہیں اور ترقی کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اس زمانہ کے مامور کو قبول کرنا ہوگا۔ اس تقریر کے بعد محترم امیر صاحب کی اقتدا میں اختتامی دعا ہوئی اور یہ کانفرنس نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی خدا کے فضل وکرم سے اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

کانفرنس کی اکثر تقاریر انگریزی زبان میں ہوئی تھیں جن کا مقامی یوربا زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ کر دیا جاتا رہا یا تقریر کے اختتام پر اس کا ملخص پیش کر دیا جاتا رہا۔

کانفرنس کا ریڈیو، ٹیلیویژن اور مقامی اخبارات میں اچھا خاصا چرچا ہوا۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر تین دن متواتر اس کے متعلق تفصیلی خبریں نشر ہوتی رہیں۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کی رات کو ۹ بجے مندرجہ ذیل خبر نشر ہوئی۔

"نائیجیریا کے احمدیہ مسلم مشن کی بائیسویں سالانہ کانفرنس لیگوس میں دوسرے دن میں داخل ہو چکی ہے۔ یہ تین روزہ کانفرنس جو کل مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج لیگوس میں شروع ہوئی اور جس میں ملک کے طول وعرض سے نمائندگان نے شرکت کی اس کا افتتاح جماعت احمدیہ کے امام اور خلیفہ کے نمائندے مولوی فضل الٰہی انوری امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے اپنے خطاب سے کیا۔ جس میں آپ نے آئندہ سال کے لئے مشن کی سکیموں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اعلان کیا کہ نائیجیریا کی شمالی مغربی ریاست میں اس سال دو گرلز ہائی سکول کھولے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ریاست کوارا (KWARA) ریاست مغربی اور ریاست شمالی میں ہیلتھ سنٹر بھی قائم کئے جائیں گے۔ اس سے قبل جماعت کی ترقیاتی رپورٹ میں امیر موصوف نے بیان کیا کہ گزشتہ سال ملک کے مختلف حصوں میں بارہ مقامات پر جماعت کے نئے تبلیغی مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں جنگ زدہ علاقوں میں جماعت کے رفاہی ادارہ کی طرف سے بہت سا ریلیف کا سامان بھی تقسیم کیا گیا ہے نیز اوو اور گساؤ میں دو سکول بھی کھولے گئے ہیں۔

سالانہ کانفرنس میں زیر بحث آنے والے امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت، حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ نبوت اور ثبوت میں قرآن واحادیث اور اقوال ائمہ اسلام سے دلائل۔ اسلامی تہذیب کا اثر موجودہ معاشرہ پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق قرآنی تصور جیسے مسائل شامل ہیں۔ یہ کانفرنس کل ختم ہو رہی ہے۔"

یہ خبر نائیجیریا کی مختلف مقامی زبانوں میں ترجمہ ہو کر مقامی ریڈیو اسٹیشنوں سے بھی براڈ کاسٹ ہوتی رہی۔ اس کانفرنس میں ہجری شمسی تقویم کی بھی خاص طور پر تشہیر کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۷۲ میں اب جماعت کے بعض احباب اپنی نجی خط وکتابت میں ہجری شمسی کیلنڈر کو استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفائی اور صحت

مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم اے بی سی ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں جماعت کی دینی اور روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ دوستوں کو عادی بن کر صحت مند اور جفاکش بننے کی تلقین فرمائی ہے وہاں حضور نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۰ مارچ ۷۲ء میں جسمانی صفائی اور اپنے ماحول کی صفائی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے صفائی کا صحت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

جسم اور لباس کی صفائی۔ گھر اور ماحول کی صفائی حفظانِ صحت کے لئے لازمی امور ہیں۔ صفائی مسلمان کا طرۂ امتیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے عبادت لازمی ہے اور عبادت کے لئے صاف ستھری زندگی بنیادی چیز ہے۔ نماز جو مسلمان کی مخصوص اور اہم ترین عبادت ہے اس کے لئے صاف پانی سے وضو کرنے کا حکم ہے مسواک کی تاکید ہے۔ لباس کی صفائی کی تاکید ہے عبادت کی جگہ کی صفائی کی تاکید ہے۔ ظاہری صفائی سے جہاں روح کو فرحت اور پاکیزگی ملتی ہے۔ وہاں بدن کو صحت اور چستی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صفائی ایمان کا جزو ہے

اسلام نے ہر شعبۂ زندگی میں صفائی کو اہمیت دی ہے۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے کا حکم ہے۔ کھانے کے بعد ہاتھ اور منہ دھونے اور کلی کرنے کا حکم ہے۔ ناپاک چیزیں کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مسجد یا مجلس میں جانے سے قبل بدبودار چیزیں استعمال کرنے سے پرہیز سکھایا بدن اور کپڑوں کی صفائی کا حکم دیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت رسول پاک صلعم اور مومنین کو حکم فرمایا:۔

وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ۔ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ

پیشاب پاخانہ کے بعد صاف پانی سے طہارت کا سبق سکھایا۔ جنبی ہونے کی صورت میں غسل فرض قرار دیا۔ کھانے پینے کے برتنوں کی صفائی کا حکم دیا۔ ماحول کی صفائی کی تلقین کی جیسے فرمایا راستوں میں گندگی نہ پھینکو سایہ دار درختوں کے نیچے پیشاب پاخانہ نہ کرو۔ استعمال کے پانی کو گندا نہ کرو۔ اگر یوں کہا جائے۔ اور بدن اور لباس اور ماحول کی صفائی مسلمان اور اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے ضروری اور بنیادی عمل ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

یورپ اور دیگر ترقی یافتہ اقوام مغرب کی ظاہری شان و شوکت کو دیکھ کر موجودہ دور کا مسلمان مرعوب ہو رہا ہے لیکن اسلام نے کفار پر نجس کا لیبل لگا کر دائمی حقیقت بیان فرمادی ہوتی ہے۔ ان اقوام نے ابھی تک صفائی کی ابتدائی باتیں بھی نہیں سیکھیں جو قومیں پیشاب پاخانہ سے فراغت کے بعد طہارت کرنا ضروری نہیں سمجھتیں جو اقوام جنبی ہونے کی حالت میں غسل کی ضرورت محسوس نہیں کرتیں جو قومیں کھانے سے پہلے یا بعد ہاتھ تک دھونا گوارا نہیں کرتیں۔ جن اقوام کے بدن سے پسینے کی بو کبھی دفع نہیں ہوتی۔ ان میں اور پاکیزہ مسلمان قوم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مسلمان قوم پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس پاک ذات نے اپنے بندوں کو ظاہری و باطنی پاکیزگی کے اصولوں پر کاربند رہنا سکھایا۔ مسلم اقوام کی اس صفت کو ہر قوم نے سراہا ہے۔ حقیقتاً یورپ کے مفکرین اور مدبروں نے ہمیشہ صفائی و پاکیزگی کے بارہ میں مسلم اقوام کی برتری تسلیم کی ہے۔ صفائی میں صحت ہے۔ صفائی میں حسن و خوبصورتی ہے پس ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اپنی روایات کو برقرار رکھیں اور اپنی اس چھوٹی سی بستی ربوہ کو ہر لحاظ سے صاف ستھرا اور دلکش بنائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بے آب و گیاہ اور بنجر خطۂ زمین مقدر فرما کر ہمارے لئے قوت عمل کے اظہار کا موقعہ بہم پہنچایا ہے اور نامساعد حالات میں بھی شدید جد و جہد کرنے کی راہ کھول دی ہے۔ تاہم اپنی عقل ہمت اور کوشش سے جہاں اس بستی کو دینی روحانی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے یکتائے روزگار بنا رہے ہیں وہاں صفائی اور صحت کے لحاظ سے بھی اسکو قابل رشک بنا دیں۔

کلر و شور۔ اور گرد سے اٹی ہوئی اس بستی کو خوشنما بنا لینا بظاہر محال نظر آتا ہے۔ لیکن مرد مومن کے لئے اپنی فطری استعدادوں کو بروئے کار لا کر اور اسلامی احکام کی پیروی کرتے ہوئے اس کو صاف ستھرا دلکش و خوشنما بنا لینا کچھ بھی مشکل نہیں۔

لوگ اپنے گھروں کی صفائی تو کرتے ہیں لیکن بعض گھرانے کوڑا کرکٹ اکٹھا کر کے باہر سڑک یا گلی یا قریبی خالی پلاٹ میں پھینک دیتے ہیں۔ جو سڑکوں اور گلیوں میں پھیل جاتا ہے اور اُڑ اُڑ کر دوبارہ گھروں میں داخل ہوتا رہتا ہے۔ اور بے شمار بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔

بعض رہائشی پلاٹ تا حال عمارت یا چاردیواری سے محروم ہیں۔ ان میں ایک تو گرد کے انبار لگے رہتے ہیں دوسرے جھاڑیاں اُگ آتی ہیں اور خاکروب گندگی کی ٹوکریاں ان میں انڈیل دیتے ہیں جو بالآخر اُڑ اُڑ کر تمام ماحول کو گندا کرتی رہتی ہیں۔ ایسے خالی پلاٹس پر کم سے کم ایک کمرہ اور چاردیواری بنا دی جائے تو گند کے ان ذخیروں سے نجات حاصل ہو سکتی ہے اور رہائش کی قلت کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے۔

گراسی پلاٹس یعنی کھلی جگہیں جو گورنمنٹ نے ربوہ کے نقشہ میں اہالیانِ شہر کے مجموعی مفاد کے لئے ریزرو کی ہوئی ہیں۔ ان خالی جگہوں کو ہموار کر کے جہاں جہاں نل یا ٹیوب ویل کا پانی پہنچایا جا سکتا ہے۔ وہاں مختلف پلاٹ بنا کر کہیں گھاس اور کہیں پھول اور پودے اور درخت لگائے جانے چاہئیں۔ ربوہ کے خالی پلاٹ کافی وسیع ہیں ان کے کچھ حصے کھیل کے میدانوں کے لئے ریزرو رکھے جا سکتے ہیں اور کوئی حصہ مستورات کی تفریح کے قابل بنایا جا سکتا ہے کھلی جگہیں شہری آبادی میں پھیپھڑوں کا کام دیتی ہیں۔ بشرطیکہ ان کو گھاس اور پھولدار درختوں سے مزین کیا جائے اور صاف ستھرا رکھا جائے۔

جن گھروں میں ہینڈ پمپ یا نل لگ چکے ہیں بجائے اس کے کہ فالتو پانی گلیوں کو خراب کرنے کے لئے بہا دیا جائے۔ گھر کے صحن میں چھوٹی چھوٹی پھلواڑیاں تیار کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح گھر والوں کے لئے کچھ شغل کچھ ورزش کچھ فرحت کا سامان مہیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی اور اپنے ماحول کی صفائی کا فکر رکھنا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سال رواں اور شکر گذاری کے نئے تقاضے

گذشتہ سے پیوستہ سال اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور فضل کے نتیجہ میں انصار اللہ کو شکر گذاری کے طور پر عزم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ کہ گذشتہ سال کو مالی لحاظ سے نمایاں حیثیت دی جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل یہاں تک شامل حال ہوا کہ نہ صرف یہ خواہش ہی بر آئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں اور زیادہ آگے بڑھ کر قدم رکھنے کا موقع پیدا کر دیا۔ یعنی انصار اللہ کے چندہ کی شرح دگنی ہو گئی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا زندگی کے اس مرحلہ پر پہنچ کر مجلس انصار اللہ کے ہر رکن کو لاکھوں دفعہ یہ دعا کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو وہ راہ نصیب کرے جو انعام یافتہ گروہ کی راہ ہے۔ یعنی صراط الذین انعمت علیہم۔ آپ میں سے کون نہیں جانتا کہ یہ راہ قربانیوں کی راہ ہے۔ جانی قربانیوں کی۔ مالی قربانیوں کی۔ اوقات کی قربانیوں کی۔ جذبات کی قربانیوں کی۔ کیونکہ انعام ہمیشہ قربانیوں کے نتیجہ میں ہی ملا کرتے ہیں۔ حقیقی عید دراصل انہی کی ہوتی ہے۔ جو رمضان کے سارے روزے رکھتے ہیں۔ سو چندہ انصار اللہ کی شرح کا بڑھنا ہماری لاکھوں دفعہ کی پکار کا سنے جانا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے اس پر جس قدر بھی شکر کریں تھوڑا ہے۔ لہذا خدمت کے اس موقعہ کے پانے کا تقاضا ہے کہ ہم گذشتہ سال سے بڑھ چڑھ کر اس میدان میں بڑے ذوق شوق کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے نسبتی برادر مکرم نذیر احمد صاحب آف کاموکی کو گوجرانوالہ کے قریب بس کا ایک حادثہ پیش آیا ہے جس میں ان کی دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے (بشیر احمد کاتب الفضل ربوہ)

۲۔ میرے والد صاحب جن کا دو سال قبل دماغی اپریشن ہوا تھا۔ بہت کمزور چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(سید نوید احمد بخاری الریاض۔ سمن آباد۔ لاہور)

۳۔ میری اہلیہ عرصہ پانچ چھ برس سے عارضہ درد جسم بیمار چلی آ رہی ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے آرام نہیں آیا آجکل انہیں سخت تکلیف ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں تمام احباب اور بزرگوں سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سلطان محمد خان ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر سوانا ڈیلکا ضلع بہاولپور)

۴۔ خاکسار کی بچی عائشہ نصرت کی صحت اکثر خراب رہتی ہے جس کی وجہ سے بچی بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمود مجیب [illegible] انجینئر [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah
27

وصایا (۲)

مسل نمبر ۲۰۷۵۵

میں معراج نسیم زوجہ عبدالجلیل صاحب صادق قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

طلائی زیور گیارہ تولے مالیتی -/۱۸۷۰ روپے
نقرئی زیور مالیتی پچاس روپے
گھڑی مالیتی -/۱۰۰ روپے
حق مہر بذمہ خاوند (-/۲۵۰۰) روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے بصورت جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: معراج نسیم زوجہ قریشی عبدالجلیل صاحب صادق لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ ۵ دارالرحمت غربی۔ ربوہ
گواہ شد: عبدالجلیل ولد قریشی عبدالغنی صاحب لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ۔ دارالرحمت غربی
گواہ شد: عبدالرفیق آصف ولد احمد دین صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت غربی مکان نمبر ۳/۹

مسل نمبر ۲۰۷۸۷

میں رفیق احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ ب ڈاک خانہ ۱۰۰ گ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کر رہا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: رفیق احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب ۹۶ گ ب لائل پور
گواہ شد: محمد رمضان ولد فتح دین سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ۔ ب لائل پور
گواہ شد: بشیر احمد بقلم خود امیر حلقہ ۹۶ گ۔ ب ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۷۸۸

میں صلاح الدین ولد چراغ دین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: صلاح الدین ولد چراغ الدین ۶۵۲/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔
گواہ شد: شیخ شریف احمد ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸
گواہ شد: خواجہ طاہر احمد وصیت نمبر ۱۸۱۰۹ 35-K موڈل گارڈن نیو ٹاؤن کراچی ۵

مسل نمبر ۲۰۷۸۹

میں منیر احمد چوہدری ولد چوہدری بشیر احمد قوم گوجر پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: منیر احمد چوہدری جامعہ احمدیہ ہوسٹل ربوہ
گواہ شد: نور الحق تنویر سپرنٹنڈنٹ جامعہ احمدیہ ہوسٹل۔ ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: بشیر احمد کاہلوں ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۹۰

میں ناصر محمود ملک ولد عبدالرحمن سلیم صاحب قوم پاکستانی پیشہ طالب علم عمر ۲۱ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ای-۳ ۶۷/۳ جہانگیر روڈ ایسٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ناصر محمود ملک ای-۳ ۶۷/۳ جہانگیر روڈ ایسٹ کراچی
گواہ شد: محمد یحییٰ خان زعیم حلقہ مارٹن روڈ
گواہ شد: محمود احمد ۳۵-K موڈل گارڈن نیو ٹاؤن پوسٹ آفس کراچی ۵

مسل نمبر ۲۰۷۹۱

میں نسیم فرحت بنت محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی قوم جٹ ریاڑ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالرحمت غربی ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: نسیم فرحت محلہ دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد: محمد اسماعیل دیالگڑھی۔ والد موصیہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
گواہ شد: حمید اللہ ولد محمد بخش دارالصدر جنوبی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۹۲

میں امۃ القدیر زوجہ ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب قوم جندران پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قاضی احمد ڈاک خانہ خاص ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

حق مہر بذمہ خاوند ... -/۲۰۰۰ روپے
زیور طلائی ۱۰ تولے مالیتی ... -/۱۵۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ دس روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: امۃ القدیر۔

گواہ شد: کریم بخش ولد محمد خان معرفت ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب۔ قاضی احمد۔ نواب شاہ
گواہ شد: عبدالعزیز خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قاضی احمد نواب شاہ۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۷۹۳

میں ارشاد بیگم زوجہ شمشاد علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۱/۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۸۰۰ روپے
زیور طلائی ۱ تولہ -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: ارشاد بیگم

گواہ شد: رائے محمد خان کھرل۔ صدر جماعت احمدیہ جھنگڑ حاکم والا۔ ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد: شمشاد علی معلم وقف جدید بمقام جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ۔

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز محمد اسلم جو مشرقی پاکستان میں فوجی خدمات بجا لا رہے تھے۔ اس وقت ہندوستان کی قید میں ہیں۔ احباب میرے بھائی اور دیگر تمام پاکستانی جنگی قیدیوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور جلد بخیریت واپس آئیں۔ (محمد اکبر خانی کریم نگر فارم۔ ٹاہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقارِ عمل کے ذریعہ ہم صفائی اور حفظانِ صحت کا بہت اچھا کام کر سکتے ہیں

اس طرف متوجہ ہونے میں خدا تعالیٰ کی بھی خوشنودی ہے اور اپنا بھی فائدہ ہے

فروری ۱۹۳۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان میں وقارِ عمل کے ذریعہ صفائی اور حفظانِ صحت کے کام سرانجام دینے کی جو تحریک فرمائی تھی اس کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"پانی کی گندگی کی وجہ سے ہر سال ملیریا آتا ہے اور دس دس پندرہ پندرہ دن ایک شخص بیمار رہتا ہے۔ ملیریا کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ گڑھوں میں پانی جمع رہتا ہے اور اس کی سڑاند کی وجہ سے مچھر پیدا ہو جاتے ہیں جو انسانوں کو کاٹتے اور ملیریا میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس بخار کی وجہ سے لوگ پندرہ پندرہ دن تک بیمار رہتے ہیں، اور اگر دس دن بھی ایک شخص کے بیمار رہنے کی اوسط فرض کر لی جائے اور ایک گھر کے پانچ افراد ہوں تو سال میں ان کے پچاس دن محض ملیریا کی وجہ سے ضائع چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ چھ دن بھی کوشش کرتے تو ملیریا کو جڑھ سے نابود کر دیتے مگر لوگ دوائیوں پر پیسے الگ خرچ کرتے ہیں۔ تکلیف الگ اٹھاتے ہیں طاقتیں الگ ضائع کرتے ہیں۔ عمریں الگ کم ہوتی ہیں، موتیں الگ ہوتی ہیں اور پھر سال میں پچاس دن بھی ان کے ضائع چلے جاتے ہیں مگر تھوڑا سا وقت خرچ کر کے قبل از وقت ان باتوں کا علاج نہیں کرتے وہ کام جو میں بتاتا ہوں اگر وہ درست کرنے لگ جائیں تو ان کی صحتیں بھی درست رہیں گی ان کے پیسے بھی بچ جائیں گے۔ اچھے محلوں کی شکل و صورت بھی اچھی ہو جائے گی ان کا نیک اثر بھی لوگ قبول کریں گے اور ان کے پچاس دن بھی بچ جائیں گے۔ گویا خدا بھی راضی ہو جائے گا لوگ بھی تعریف کریں گے اور خود بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ اس بات کی اہمیت کو نہیں سمجھتے وہ عدم صفائی کی وجہ سے جانی قربانیاں بھی کرتے ہیں۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی تکلیف میں ڈالتے ہیں اور اپنے روپیہ کو بھی برباد کرتے ہیں مگر اس آسان، سادہ اور صحت بخش طریق کو اختیار کرنے کے لئے شوق سے تیار نہیں ہوتے حالانکہ ملیریا ایسا خطرناک اثر انسانی صحت پر چھوڑ جاتا ہے کہ وہ بچے جو ملیریا زدہ ہوتے ہیں جب بڑے ہوتے ہیں تو ان کے دل مُردہ ہوتے ہیں۔ ان کی امنگیں کوتاہ ہوتی ہیں اور ان کے خیالات نہایت پست ہوتے ہیں اور جوان ہونے سے پہلے ہی وہ بوڑھے ہو چکے ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس کا علاج ان کے بس میں ہوتا ہے۔ اور وہ اگر چاہیں تو آسانی سے ملیریا کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ یہی حال صفائی کا ہے ہمارے ملک کے لوگ گندگی اور غلاظت کو دور کرنے کا خیال تو نہیں کرتے مگر بیماری کے ذریعہ اپنے اوقات اور اپنے اموال اور اپنی صحت کی بربادی قبول کر لیتے ہیں۔ ٹائیفائڈ ہمیشہ اس گند اور پاخانہ کی وجہ سے پھیلتا ہے جو گلیوں میں جمع رہتا ہے اور جس میں ایسے مریضوں کے پاخانے بھی شامل ہوتے ہیں۔ وہ پاخانہ پہلے تو گلیوں میں ہوتا ہے۔ پھر جب بارش ہوتی ہے تو زمین میں جذب ہو جاتا ہے اور پھر کنوئیں کے پانی میں مل کر لوگوں کے پینے میں استعمال ہونے لگتا ہے اور اس طرح تمام شہر میں ٹائیفائڈ پھیل جاتا ہے۔ قادیان کی نئی آبادی نہایت کھلے مقامات میں ہے اور بڑے بڑے شہروں کی آبادی کے مقابلہ میں نہایت پُر فضا اور صحت بخش ہے۔ اور اگر ظاہری حالت کو دیکھا جائے تو یہاں کے لوگوں کی صحت بہت اعلیٰ ہونی چاہیئے مگر واقعہ یہ ہے کہ یہاں ٹائیفائڈ بڑی کثرت سے ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ پاخانہ اور گند جو گلیوں میں جمع ہوتا ہے بارش کے دنوں میں زمین کے اندر جذب ہو جاتا ہے۔ اور پھر کنوؤں کے پانی میں مل کر لوگوں کو مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس ہم لوگ بلاوجہ قربانی کرتے ہیں۔ اور بلاوجہ بیماریوں پر روپیہ ضائع کرتے۔ اور پھر پچاس دنوں کا ضیاع بھی کرتے ہیں۔ مگر وہ طریق اختیار نہیں کرتے جس میں خدا تعالیٰ کی بھی خوشنودی ہے اور اپنا فائدہ بھی ہے اگر خدام الاحمدیہ کے ممبران یہ کام کریں اور پوری تندہی اور محنت کے ساتھ اس طرف توجہ کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں ایک سال کے اندر ہی وہ قادیان میں ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کر سکتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے لوگ حیران ہو جائیں اور وہ کہیں کہ یہ قادیان پہلا قادیان نہیں۔ اور پھر ایک سال کے بعد ہی وہ دیکھیں گے کہ بیماریاں بھی مٹ گئی ہیں لوگوں کی صحتیں بھی درست ہو گئی ہیں اور ان کا روپیہ بھی بچ گیا ہے یوں تو بیماریاں دنیا میں رہتی ہیں۔ کیونکہ بعض کمزور لوگ ہوتے ہیں جو امراض کا جلد شکار ہو جاتے ہیں لیکن کم سے کم لوگ اُن بیماریوں سے تو بچ سکتے ہیں جو وبائی صورت میں ایک مہلک رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

۱۴، ۱۵، ۱۶ اپریل - بمقام ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ساتواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ اپنی شاندار روایات کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ اپریل ۱۹۷۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کی نامور ٹیمیں ریلوے، واپڈا، ربوہ، گجرات کلب، واہ کینٹ اور راہوالی وغیرہ حصہ لے رہی ہیں۔ اس کے علاوہ کالج کی مشہور ٹیمیں بھی شرکت کریں گی۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ ٹکٹ کی شرح حسب ذیل ہے:

ٹکٹ سٹیج	۲۵/۰۰ روپے	عام سیزن ٹکٹ	۱/۵۰ روپے
ٹکٹ کرسی سیزن	۵/۰۰ روپے	عام ٹکٹ یومیہ	۰/۷۵ ،،
ٹکٹ کرسی یومیہ	۲/۰۰ روپے		

اطفال کے لئے: ٹکٹ سیزن ۷۵ پیسے ٹکٹ یومیہ ۳۰ پیسے۔

ٹکٹ مندرجہ ذیل مقامات سے حاصل کئے جا سکتے ہیں:

نوید جنرل سٹور۔ فاروق جنرل سٹور۔ پبلک جنرل سٹور (گول بازار)

دار الخیر جنرل سٹور۔ شاہد کلاتھ ہاؤس (رحمت بازار)

اس کے علاوہ ٹورنامنٹ کے دوران میدان عمل کے باہر بھی انتظام ہوگا۔ شائقین حضرات سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تشریف لا کر اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنائیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ)

درخواست دعا

مکرم سیٹھ سعادت دین صاحب آف جہلم کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میں خدا کے فضل کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

(ظفر اقبال ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لائل پور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۱۰ اپریل - صدر بھٹو نے قومی اسمبلی کے پارلیمانی لیڈروں سے آج ملاقات کی جو دو گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک جاری رہی یہ ملاقات صدر کی خواہش پر ہوئی ہے۔ پارلیمانی لیڈروں نے ملاقات کے بعد دوپہر کا کھانا صدر کے ساتھ کھایا بعد میں نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر ولی خان نے بتایا کہ ہم نے آئین کے مختلف پہلوؤں پر عمومی رنگ میں تبادلہ خیالات کیا۔ خان عبدالولی خان اور مفتی محمود نے بعد میں صدر بھٹو سے الگ بھی ملاقات کی۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ پیپلز پارٹی نے آئین کا جو مسودہ تیار کیا ہے وہ آج شام تک امید ہے کہ تمام پارلیمانی لیڈروں کو فراہم کر دیا جائے گا۔

تہران ۱۰ اپریل - ایران کے جنوبی علاقہ میں شدید زلزلہ آیا ہے۔ جس سے خدشہ ہے کہ کم و بیش دو ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے۔ دو گاؤں میں زبردست تباہی آئی ہے ایران کے مشہور شہر شیراز میں بھی زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے جن سے مکانات کو شدید نقصان پہنچا۔

اسلام آباد ۱۰ اپریل - آج تیسرے پہر ۳۵ بیمار پاکستانی جنگی قیدی بذریعہ طیارہ دہلی سے اسلام آباد پہنچے ہوائی اڈے پر پاکستان کی بری اور فضائی فوج کے سینئر افسروں نے ان کا استقبال کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴